OPEN ACCESS
ABHATH
(Research Journal of Islamic Studies)
Published by: ***Department of Islamic Studies, Lahore Garrison University, Lahore.***

ISSN (Print) : 2519-7932
ISSN (Online) : 2521-067X
April-June-2024
Vol: 9, Issue: 34
Email:abhaath@lgu.edu.pk
OJS:https://ojs.lgu.edu.pk/index.php/abhath/index

علامہ ابن فارس کے رسالہ سیرت "أوجز السیر لخیر البشر" کا مطالعہ

A Study of *Ibn Faris' Short SirahBook "Awjaz al-Sīyar li-Khayr al-Bashar"*

Dr. Muhammad Aleem
Ph.D Sirah Studies, AIOU, Islamabad:
aleem365@gmail.com
Dr. Ali Tariq
Assistant Professor , Department of Hadith, Faculty of Usooluddin , IIU Islamabad:
alitariq11@gmail.com

DOI:https://doi.org/10.54692/abh.2024.09342176

Abstract

History of Islamic Scholarship is replete with countless writings on Sirah of our beloved Prophet Muhammad (SAW).These belong to all periods of Islamic history and all regions of Muslim world. These writings cover various topics and aspects of Sirah. These are also in different types like Nazam, Nasar and different sizes of books , monographs , pamphlets, and other shapes. Short Sirah books are one of them which cover important information about Sirah in a few pages. Ibn Faris (395 AH) is pioneer of this type of Sirah writings and author of very first known book of this kind. His book titled "*Awjaz al-Sīyar li-Khayr al-Bashar*" had a great impact on coming Sirah writers which include great names like Ibn Salah, al Sohaili, al Zahbi, Ibn Sayed al Nass , Ibn Nasir ud Din al Damishqi and many more. They derived his data , information, and unique dates of Sirah events which Ibn Faris fixed very minutely. His short book was quoted, commented, rhymed and translated in other language. This article deals with information regarding its manuscripts, publications, impact on later books, unique qualities and a detailed review of its text (Matan). Article includes analysis of its text and methodology(Manhaj) of author. This article contributes in elaborating Sirah sources and compiling detailed history of Sirah writings in Arabic language.

Keywords: Sira, Sirah, Muhammad (SAW), Biography, Holy Prophet (SAW), Ibn Faris, Awjaz al-Sīyar, Mukhtasar Seerat, Mukhtasrat.

سیرت طیبہ پر تقریباً ہر زبان، ہر خطے اور ہر زمانے میں علمانے اپنی کاوشوں کا نذرانہ پیش کیا ہے اور صاحب سیرت ﷺ کی خدمت اقدس میں نیاز مندی کا اظہار کیا ہے۔ سیرت اور متعلقات سیرت کے ہر موضوع پر لاتعداد بڑی چھوٹی کتب لکھی گئیں، جو اصلاً سیرت کے دور تدوین کی کتب سے ماخوذ اور ان پر مبنی ہیں۔ یہ دور دوسری، تیسری اور چوتھی صدی ہجری پر مشتمل ہے۔ اس میں علوم اسلامیہ کی دیگر شاخوں سمیت سیرت کے بنیادی مصادر مدون ہوئے اور مختلف علمی وتدوینی رجحانات پیدا ہوئے اور مقبول ہوتے رہے۔ سیرت نگاری میں ایک رجحان مختصر سیرت نگاری کا ہے۔ یہ رجحان ابن سعد کی کتاب الطبقات کی ابتدا میں اجمالی فصل سیرت سے شروع ہو کر امام بخاریؒ، ابن قتیبہؒ، علامہ فسویؒ کی کتب تاریخ کے نامکمل ابواب اور علامہ یعقوبی کی کتاب التاریخ کے جامع اور مکمل باب سیرت کے ذریعے سے ارتقا کی منازل طے کرتا ہوا، پہلی بار ایک نامکمل، مگر مستقل مختصر کتاب سیرت " **أوجز السير لخير البشر** " کی صورت میں واضح شکل اختیار کر گیا۔ یہ کتاب مذکور مشہور لغوی ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا الرازی (ت ۳۹۵ھ) کی تصنیف ہے، جو اس مقالہ میں ہمارے پیش نظر اور زیر تبصرہ ہے۔

مؤلف کا تعارف:

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب (۳۹۵ھ)، کوفی دبستان کے ماہر لغت وعلم صرف ونحو تھے۔ ان کے والد بھی شافعی فقیہہ اور لغوی تھے۔ وہ بلاد دیلم کے گاؤں کرسف جیاناباذ میں تقریباً ۳۱۲ ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کی نسبت رازی بلاد دیلم کے شہر "الری" یا "رے" کی طرف ہے۔ انہوں نے سب سے پہلے قزوین کا سفر کیا اور علی بن ابراہیم القطان اور ابراہیم بن علی سے استفادہ کیا۔ پھر زنجان کا سفر کیا اور احمد بن الحسن بن الخطیب سے اخذ علم کے بعد بلاد شام میں میانج میں احمد بن الطاہر بن النجم سے علم حاصل کیا۔ انہوں نے طلب حدیث میں بغداد کا سفر بھی کیا، اس کے بعد مدت تک موصل میں قیام کیا، پھر حج کے لیے مکہ مکرمہ کا سفر کیا اور پھر ہمذان میں زیادہ وقت گزارا۔ اواخر عمر وہ رے میں بلائے گئے، تاکہ ان کی شاگردی مجد الدولہ ابو طالب بن فخر الدولہ کر سکیں، جنہوں نے ابن فارس کو سکونت اور مال ودولت عطا کیا۔ ابن فارس نے اس کے بعد وہیں پر قیام کیا، رے کے محلہ محمدیہ میں وفات پائی اور قاضی علی بن عبد العزیز الجرجانی کے مزار کے سامنے دفن ہوئے۔ ان کی وفات کے مقام پر مؤرخین کا اتفاق ہے، تاہم تاریخ وفات میں مختلف اقوال، جن میں 395ھ کا قول راجح ہے [1]۔

---

[1]۔ القفطي، جمال الدين أبو الحسن علي بن يوسف (646ھ)، إنباه الرواة على أنباه النحاة، (المكتبة العنصرية، بيروت)، ط: الأولى، 1424 ھ ، 130/ 1۔ و الذهبي ، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد (748ھ)، سير

ابن فارس الرازی کو متعدد علوم بالخصوص لغت میں بڑی مہارت حاصل تھی اور ان کا شمار اعیان علم میں ہوتا ہے۔ انہوں نے قزوین، ہمذان، بغداد اور حج کے دوران مکہ معظمہ میں تعلیم حاصل کی۔ ان کے استادوں میں خاص طور پر ان کے والد گرامی، ابو بکر احمد بن الحسن الخطیب، ابو الحسن علی بن ابراہیم القطان اور ابو عبداللہ احمد بن طاہر المنجم شامل ہیں۔ اگرچہ ابن فارس اور ان کے والد شافعی تھے تاہم آخری عمر میں انہوں نے مالکی مذہب اختیار کر لیا اور اس کا سبب یہ بتایا کہ ایسا انہوں نے غیرت دینی کی وجہ سے کیا ہے کہ رے جیسے مختلف مسالک و مذاہب کے شہر میں امام مالک جیسے مقبول امام کے مذہب کا وجود نہیں ہے[2]۔ شیعی مؤرخ محسن الأمین العاملی (1371ھ) نے دعویٰ کیا ہے کہ ابن فارس شیعہ تھے[3] تاہم علماء نے اس دعوی کی تردید کی ہے کیونکہ القفطی (646ھ) نے واضح طور پر ان کو اہل سنت میں شمار کیا ہے[4]۔

ابن فارس کی سیرت پر تصانیف

ابن فارس نے اپنے وقت کی علمی ترقی میں اپنی متعدد تصانیف کے ذریعے بہت فعال حصہ لیا۔ ہلال ناجی نے اپنی کتاب "أحمد بن فارس: حياته- شعره- آثاره" میں ابن فارس کی (٦١) کتب کو شمار کیا ہے، جن میں

أعلام النبلاء(مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرناؤوط)،(مؤسسة الرسالة ، بيروت) ،ط: الثالثة ، 1405 هـ/ 1985 م، 104ـ105/ 17ـ

Al-Qifṭī, Jamāl ad-Dīn Abū al-Ḥasan ʿAlī ibn Yūsuf (646 AH), *Inbāh ar-Ruwāt ʿalā Anbāh an-Nuḥāh*, (Al-Maktabah al-ʿAnṣuriyyah, Beirut), 1st edition, 1424 AH, 130/1 -and - Adh-Dhahabī, Shamṣ ad-Dīn Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Aḥmad (748 AH), *Siyar Aʿlām an-Nubalāʾ* (A group of investigators under the supervision of Sheikh Shuʿayb al-Arnāʾūṭ), Muʾassasat ar-Risālah, 3rd edition, 1405 AH / 1985 CE, (104-105/17).

[2]ـ عبد الرحمن بن محمد الأنباري الأنصاري نزهة الألباء في طبقات الأدباء ، تحقيق: محمد أبو الفضل إبراهيم، (دار الفكر العربي، القاهر)، 1418هـ/ 1998م، 278

Abd ar-Raḥmān ibn Muḥammad al-Anbārī al-Anṣārī, *Nuzhat al-Albāʾ fī Ṭabaqāt al-Udabāʾ*, edited by Muḥammad Abū al-Faḍl Ibrāhīm, (Dār al-Fikr al-ʿArabī, Cairo), 1418 AH / 1998 CE, p. 278.

[3]ـ العاملي، محسن الأمين أعيان الشيعة (تحقيق: حسن الأمين)، (مؤسسة جواد للطباعة والتصوير، بيروت)، 1403/ 1983.ج٣ ص 60 ـ

Al-ʿĀmilī, Muḥsin al-Amīn, *Aʿyān ash-Shīʿah* (edited by Ḥasan al-Amīn), (Muʾassasat Jawād liṭ-Ṭibāʿah wa-at-Taṣwīr, Beirut), 1403 AH / 1983 CE, vol. 3, p. 60.

[4]ـ القفطي ، إنباه الرواة على أنباه النحاة ج 1/ ص130

Al-Qifṭī, *Inbāh ar-Ruwāt ʿalā Anbāh an-Naḥāh*, vol. 1, p. 130.

بعض مطبوع، مخطوط اور مفقود ہیں[5]۔ یاقوت حموی نے معجم الادباء میں ابن فارس کی سیرت پر تین کتابوں کا ذکر کیا ہے[6]۔

أ. تفسیراسماء النبی علیه الصلوة و السلام (یہ کتاب ماجد الذھبی کی تحقیق سے اسماء الرسول و معانیھا کے عنوان سے شائع ہوگئی ہے[7])

ب. اخلاق النبی ﷺ[8]

ج. سیرت النبی ﷺ ۔صغیر الحجم ۔(یہی اوجز السیر کے نام سے زیر تبصرہ ہے)

د. حاجی خلیفہ اور اسماعیل پاشا بغدادی نے ایک چوتھے رسالہ فضل الصلاة علي النبي ﷺ کا بھی اضافہ کیا ہے[9]۔

ہ. جبکہ علامہ سخاوی نے اعلام النبوة کے نام سے ابن فارس کی ایک کتاب سیرت کا تذکرہ کیا ہے[10]۔

---

[5]۔ هلال ناجي، أحمد بن فارس: حياته- شعره- آثاره ،(مطبعة المعارف، بغداد،) 1970م۔ ص: 34_60

Hilāl Nāğī, *Aḥmad ibn Fāris: Ḥayātuhu - Shiʿruhu - Āthāruhu,* (Maṭbaʿat al-Maʿārif, Baghdad), 1970 CE, pp. 34-60.

[6]۔ ياقوت الحموي ، شهاب الدين أبو عبد الله ياقوت بن عبد الله الرومي الحموي (ت ٦٢٦هـ)، معجم الأدباء ،(المحقق: إحسان عباس)، (دار الغرب الإسلامي، بيروت)، ط: الأولى، ١٤١٤ هـ/ ١٩٩٣ م، ج٢ ص٧۔

Yāqūt al-Ḥamawī, Shihāb ad-Dīn Abū ʿAbd Allāh Yāqūt ibn ʿAbd Allāh ar-Rūmī al-Ḥamawī (d. 626 AH), *Muʿjam al-Udabāʾ,* (editor: Iḥsān ʿAbbās), (Dār al-Gharb al-Islāmī, Beirut), 1st edition, 1414 AH / 1993 CE, vol. 2, p. 7.

[7]۔احمد بن فارس ، اسماء الرسول و معانيها (تحقيق: ماجس حسن الذهبي)،(مجله عالم الكتب، مج:8، ش : 3) ، محرم 1408ھ ، ص 334 ۔ 345

Ahmad ibn Fāris, *Asmāʾ ar-Rasūl wa Maʿānīhā* (edited by Mājis Ḥasan adh-Dhahabī), (*Majallat ʿĀlam al-Kutub*, vol. 8, issue 3), Muḥarram 1408 AH, pp. 334-345.

[8]۔ بروکلمان نے قازان(سابق سوویت یونین) میں اس کے ایک نسخہ کی خبر دی ہے۔کارل بروكلمان ، تاريخ الادب العربي ، (الهيئة المصرية العامة ، قاهرة)، 1993، القسم الاول 1۔2 ، ص2/597

Kārl Brūklmān, *Tārīkh al-Adab al-ʿArabī,* (Al-Hayʾah al-Miṣriyyah al-ʿĀmmah, Cairo), 1993, part 1.2, vol. 2, p. 597.

[9]۔ حاجي خليفة ،مصطفى بن عبد الله (1067ھ)،كشف الظنون عن أسامي الكتب والفنون،(دار الكتب العلمية ،بيروت)، 1413ھ/1992م، ج2 ص1279۔و البغدادي، إسماعيل باشا، هدية العارفين في أسماء المؤلفين وآثار المصنفين،(دار إحياء التراث العربي بيروت)، ج1ص68۔

Hājī Kh al ī fah, Muṣṭafá ibn ʿAbd Allāh (1067h), *Kashf al-Ẓunūn ʿan Asāmī al-Kutub wa-l-Funūn,* (Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Bayrūt), 1413AH/1992CE,1279/2
-and- al-Baġdādī, Ismāʿīl Bāšā, Hdiyatu al-ʿārifīn fī asmāʾ al-muʾallifīn wa-āṯār al-muṣannifīn, (Dār Iḥyāʾ al-turāth al-ʿarabī Bayrūt),68/1.

مختصر سیرت النبی ﷺ (اوجز السیر لخیر البشر) کا تعارف:

أوجز السير لخير البشر علامہ احمد بن فارس الرازی (۳۹۵ھ) کا سیرت پر مختصر ترین رسالہ ہے، جس کا اصل متن صرف آٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔اس کی متعدد اشاعتیں ہو چکی ہیں۔ اس مختصر رسالہ سیرت کے مخطوطات مختلف ناموں سے بہت سی لائبریریوں میں تقریبا دنیا کے ہر خطہ میں موجود ہیں، جن میں سعودی عرب، مصر، مراکش، ہندوستان، امریکہ، جرمنی، اٹلی، بریطانیہ شامل ہیں۔ بروکلمان اور دیگر فہرست نگاروں نے دنیا بھر میں اس کتاب کے متعدد نسخوں کی اطلاع فراہم کی ہے[11]، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مؤلف گرامی نے اس کتاب سیرت کو کوئی عنوان نہیں دیا اور نہ ہی مؤلف کے ترجمہ نگاروں نے کسی ایک معین نام کی تصریح کی ہے، تاہم اس کتاب کے نسخے مختلف ناموں سے لائبریریوں میں محفوظ ہیں اور غالبا یہ مختلف نام نسخ کرنے والوں نے درج کیے ہیں۔اس کتاب کا ایک نسخہ اسکوریال (ديرنبورج 1615) میں "مختصر سير رسول الله" کے عنوان سے اور دو نسخے دار الکتب المصریہ میں "سيرة ابن فارس اللغوي المختصرة" کے نام سے رقم ۴۶۰ تاریخ اور ۴۹۴ مجامیع میں محفوظ ہیں۔ ایک مخطوط برلین میں نمبر 9570 پر عنوان "مختصر في نسب النبي ومولده ومنشئه ومبعثه" کے نام سے موجود ہے۔ایک اور نسخہ المعهد الشرقي جامعه هامبورج میں ص 10 رقم (۱۴) پر عنوان "اخصر سيرة سيد البشر" کے نام سے محفوظ ہے۔ویٹی کن کے نسخہ رقم (7/۱۴۴) کا نام راعي الدرر ورامق الزهر في أخبار خير البشر ہے۔ اسی طرح خزانہ حسینیہ رباط میں موجود مخطوطہ کا نام "رائع الدرر ورائق الزهر في أخبار سيد البشر= أوجز السير لخير البشر مذکور ہے[12]۔

---

[10]۔ السخاوي، شمس الدين محمد بن عبد الرحمن (ت ۹۰۲ ھ)، الإعلان بالتوبيخ لمن ذم أهل التوريخ (تحقيق: سالم بن غتر بن سالم الظفيري)، دار الصميعي للنشر والتوزيع، الرياض ، ط: الأولى، ۱٤۳۸ هـ - ۲۰۱۷ م

al-Sakhāwī, Shams al-Dīn Muḥammad bin ʿAbd al-Raḥmān (902 AH), *al-Iʿlān bi-al-Tūbīkh li-man dhama ahl al-Tārīkh* (Ed: Sālim bin Ghutayr bin Sālim al-Ẓufayrī), (Dār al-Ṣamīʿī lil-Nashr wa-al-Tawzīʿ, al-Riyāḍ), 1st Ed, 1438 H – 2017 CE.

[11]۔ كارل بروكلمان ، تاريخ الادب العربي ، 2/597۔

Kārl Brūklmān, Tārīkh al-Adab al-ʿArabī, 597/2.

[12]۔ عمر عمور ، كشاف المخطوطات الخزانة الحسينيه ، (منشورات الخزانة الحسينية)، ص ۱۹۱

Umar ʿAmūr, *Kashshāf al-Makhṭūṭāt al-Khizānah al-Ḥusaynīyah*, (Manshūrāt al-Khizānah al-Ḥusaynīyah),p 191.

مسعد سویلم الشامان نے بھی متعدد مخطوطات کا ذکر کیا ہے، جن میں مکتبہ ولی الدین آفندی رقم 2187 (اوراق 114 أتا 117 ب) اہم ہے، کیونکہ اس پر متعدد علماء کی سند درج ہے، جن میں مشہور محدث علامہ ابن الصلاح بھی شامل ہیں[13]۔ اس کتاب کا ایک اور اہم مخطوطہ مکتبہ لغت تاریخ جغرافیہ انقرہ میں قسم اسمٰعیل صائب میں رقم 400/3 کے تحت موجود مجموعہ کے ورق 84 ب سے 91 أ، تک پایا جاتا ہے۔ جس کی ابتداء میں اس کی اسناد لکھی ہوئی ہیں۔

کتاب کی ایک اہم اشاعت کے محقق ہلال ناجی نے اپنی اشاعت کے لیے جن دو نسخوں پر اعتماد کیا ہے، وہ معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية میں رقم 1976 (یہ نسخہ اصلا دار الکتب المصریہ کے رقم ۴۹۴ مجامیع کی نقل ہے) اور 704 –تاریخ (اصلا دار الکتب المصریہ میں رقم ۴۶۰ تاریخ کی نقل ہے) کے تحت موجود ہیں[14]۔ ان دونوں نسخوں پر بھی کتاب کی اجازات کی سند درج ہے، جسے ہم آگے درج کریں گے۔

اس کتاب کے درجنوں مخطوطات مختلف مکتبات میں پائے جاتے ہیں تاہم مقالے کی مجوزہ ضخامت کی مجبوری، ان مخطوطات کے احصاء کی اجازت نہیں دیتی۔ لیکن یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ مخطوطات کی اتنی زیادہ تعداد اس کتاب کی مقبولیت کا پتہ دیتی ہے۔

طباعات:

علامہ ابن فارس کی مختصر کتاب سیرت کی متعدد اشاعتیں ہوئی ہیں، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

أ. أبي الحسين أحمد بن فارس بن زکریا اللغوی(395)کی مختصر سیرة الرسول ایک دفعہ الجزائر سے 1301ھ میں عنوان " أوجز السير لخير البشر" کے عنوان سے شائع ہوئی۔

---

[13]- مسعد سويلم الشامان ، ملاحظات على كتب ومخطوطات السيرة النبوية- ،(عالم الكتب المجلد الثالث، العدد الثالث) ،ص 341۔

Masʿad Sawīlim al-Shāmān, *Malaḥižāt ʿalá Kutub wa-Makhṭūṭāt al-Sīrah al-Nabawīyah* -(ʿĀlim al-Kutub Vol:3 No.3),p341.

[14]- هلال ناجي، اوجز السير ، (مجلّة المورد العراقية ، مج 2: ع 4 (1393 هـ- 1973 م)، ص 143- 154.

Hilāl Nājī, *"Aujaz as-Siyar,"* (Majallat al-Mawrid al-ʿIrāqīyah, Muj. 2: ʿAdad 4), 1393 AH - 1973 CE, pp. 143-154.

ب. دوسری بار بمبئی سے 1311ھ میں عنوان " أوجز السير لخير البشر المنقول من الخط القديم المنور برواية أهل الأثر و النقل المعتبر عن الامام أبي الحسين أحمد بن فارس بن زكريا رحمه الله تعالى " سے شائع ہوئی۔

ج. ایک اشاعت مصر سے ۱۹۴۷ء میں مصطفی الحلبی نے کی[15]۔

د. ایک اشاعت دمشق سے ہوئی، جس کا سال اشاعت معلوم نہیں[16]۔

ہ. اس کتاب کو مجلہ المورد نے ہلال ناجی کی تحقیق سے 1973م میں اپنے ایک شمارے میں شائع کیا۔

و. یہ کتاب محمد محمود حمدان کی تحقیق سے قاہرہ سے دوبار طبع ہوئی[17]۔ اس مقالہ میں، اس اشاعت کی طباعت اول ہمارے پیش نظر ہے۔ اولاً اس طباعت میں دار الکتب المصریہ کے مخطوطہ رقم (۴۹۴) مجامیع پر انحصار کیا گیا ہے، اور ثانیاً اس کتاب کی قدیم ہندی ہجری طباعت پر تصحیحات وغیرہ کے لیے انحصار کیا گیا ہے۔

علماء کا ابن فارس کی مختصر سیرت النبی ﷺ سے اعتناء

اس کتاب سے علماء نے کثیر استفادہ اور اعتنا کیا ہے اور اپنے شیوخ سے اس کتاب کی روایت اور تدریس کی اجازات حاصل کیں، جن کا ذکر بہت سی کتب فہارس اور تراجم میں پایا جاتا ہے۔ ان سلاسل سند کا ذکر ذیل میں ہے:

1. محمد محمود حمدان نے ابن فارس کی کتاب کے مخطوطہ اور بمبئی سے مطبوعہ نسخہ کے حوالہ سے ابن فارس کی کتاب سیرت کی سند علامہ ابن الصلاح سے دو سلسلوں کے ساتھ علامہ ابن فارس تک ذکر کی ہے، جس میں نامور محدثین، فقہاء اور سیرت نگاروں کے نام شامل ہیں۔ یہ دونوں سلسلے ذیل میں درج ہیں۔

---

[15]۔ كمال مصطفى ، الاتباع و المزاوجة لابن فارس ، (مطبعة السعادة، القاهرة)، 1947م، ص 26۔

Kamāl Muṣṭafá, *Editor's Note in book al-Itibāʿ wa-al-Muzāwajah li-Ibn Fāris,* (Maṭbaʿat al-Saʿādah, al-Qāhirah), 1947 CE, p 26.

[16]۔ دكتور شاكر الفحام، اللامات لابن فارس (فهارس ملحقة) ، (مطبوعات مجمع اللغة العربيه ، دمشق)، 1973، ص 44۔

Dr. Shākir al-Fahḥām, *al-Lāmāt li-Ibn Fāris* (Fahāris Mulḥaqah), (Maṭbūʿāt Majmaʿ al-Lughah al-ʿArabīyah, Dimashq), 1973, ṣafḥah 44.

[17]۔ابو الحسين، أحمد بن فارس بن زكريا الرازي، أوجز السير لخير البشر(تحقيق: محمد محمود حمدان)،(دار الرشاد، القاهرة- مصر،) ط: الاولى: ۱۴۱۳/ 1993 والطبعة الثانية ۱۴۱۳/ ۱۹۹۳م ۔

Abū al-Ḥusayn, Aḥmad bin Fāris bin Zakarīyā al-Rāzī, *Awjaz al-Sīyar li-Khayr al-Bashar* (Taḥqīq: Muḥammad Maḥmūd Ḥamdān), (Dār al-Rashād, al-Qāhirah), 1st Ed: 1413AH/1993CE, 2nd Ed: 1413AH/1993 CE.

أ. ایک سلسلہ علامہ ابن الصلاح (643 ھ) ابی الخطاب عمر بن حسن ابن دحیہ الکلبی (633 ھ)، علامہ ابی القاسم عبد الرحمن سہیلی (581 ھ)، قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ ابن العربی المالکی (543 ھ)، ابی الفتح نصر بن ابراہیم المقدسی (490 ھ) اور ابی الفتح سلیم بن ایوب الرازی (447 ھ) کے واسطہ سے احمد بن فارس الرازی (395 ھ) تک جاتا ہے۔

ب. دوسرا سلسلہ سند جو ہندی طباعت پر درج تھا، وہ اس طرح سے ہے: مجھے خبر دی شیخ سیف الدین عبد الرحمن بن المظفر المروروزی نے، انہوں نے روایت کیا علامہ ابن الصلاح (643ھ) سے، انہوں نے ابي القاسم عبد الصمد بن ابی عبد اللہ المعروف بابن الحرستانی (۶۱۴ھ) سے روایت کیا، انہوں نے ابی القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبھانی (۵۳۵ھ) سے، انہوں نے سلیمان بن ابراہیم ابو مسعود الاصبھانی الملنجی (۴۸۶ھ) اور عبد اللہ بن محمد الفقیہہ النیلی سے، انہوں نے علی بن قاسم المقریء سے اور انہوں نے ابن فارس احمد بن زکریا الرازی سے روایت کی ہے۔

2. مسعد سویلم الشامان نے جن دو سندوں کا ذکر کیا ہے ان میں ایک اس طرح ہے:

أ. یہ مختصر سیرۃ الرسول ﷺ ہے، جسے امام أبي الحسین احمد بن فارس بن زکریا الرازی رحمہ اللہ نے جمع فرمایا اور ان سے ابی الحسین علی بن قاسم المقری نے روایت کیا، ان سے ابی داود سلیمان بن ابراہیم اور ابی محمد عبد اللہ بن محمد النیلی دونوں نے روایت کیا اور ان دونوں سے ابی القاسم اسماعیل بن محمد بن الفضل الاصبھانی نے، ان سے ابی الحسین احمد بن حمزہ بن علی بن المواريني نے، ان سے اجازۃ سے روایت کیا جھمہ بنت ھبۃ اللہ بن علی بن حیدرہ السلمی نے اور ان سے سماعت کی محمد بن احمد بن عبد الرحیم بن علی الشیبانی نے۔

ب. جبکہ دوسرے نسخہ کی سند اس طرح ہے: ہمیں خبر دی شیخ امام علامہ مفتی شام، حجۃ الحفاظ تقی الدین ابو عمر عثمان بن عبد الرحمان بن عثمان بن نصر النصری الشہر زوری المشہور بابن الصلاح نے، ان سے روایت تسلسل کے ساتھ ابو الفتح سلیم بن ایوب (447ھ) کے واسطہ سے احمد بن فارس الرازی (395ھ) تک جاتی ہے۔ یہ سلسلہ سند غالباً وہی ہے جس کا ذکر محمد محمود حمدان نے ابن فارس کی کتاب کی روایت کے سلسلہ میں ابن الصلاح سے سلیم بن ایوب (447ھ) تک کیا ہے۔ دوسرے نسخہ کی سند اس طرح ہے: ہمیں خبر دی شیخ امام علامہ مفتی شام، حجۃ الحفاظ تقی الدین ابو عمر عثمان بن عبد الرحمان بن عثمان بن نصر النصری الشھر زوری المشھور بابن الصلاح نے، ان سے روایت تسلسل کے ساتھ ابو الفتح سلیم بن ایوب (447) کے واسطہ سے احمد بن فارس الرازی (395ھ) تک جاتی ہے۔ یہ سلسلہ سند غالباً وہی ہے جس کا

ذکر محمد محمود حمدان نے ابن فارس کی کتاب کی روایت کے سلسلہ میں ابن الصلاح سے سلیم بن ایوب (447ھ) تک کیا ہے۔

ج. ہلال ناجی نے اپنی اشاعت کے لیے جن دو مخطوطات پر اعتماد کیا، یہ معہد المخطوطات بجامعة الدول العربية کے رقم ١٩٧٦ تاریخ اور ٧٠٤ تاریخ ہیں۔ یہ دونوں مخطوطات دار الکتب المصریہ میں بالترتیب ارقام 494 مجامیع اور 460 تاریخ کے حامل ہیں۔ان میں سے مؤخر الذکر مخطوطہ کی سند اس طرح سے ہے: ہمیں خبر دی علامہ موفق الدین ابوذر احمد اور علامہ ابوالبرکات عزالدین عبدالعزیز بن ابی جرادالحنفی الحلبی نے جن کے سامنے میں (ناسخ) نے اس کتاب کو پڑھا، انہوں نے بتایا کہ انہیں اول الذکر کے والد گرامی شیخ الاسلام برہان الدین ابراہیم بن محمد بن خلیل سبط العجمی نے اجازت دی، انہیں خبر دی صلاح الدین محمد بن ابی عمر نے، انہوں نے شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن عبدالرحیم المقدسی سے متفرد سماعت کی، اور قاضی تقی الدین سلیمان بن حمزہ المقدسی سے سماعت کی ان دونوں نے کہا کہ انہیں امام ابوالقاسم عبداللہ بن الحسین بن رواحہ حموی نے اول الذکر کو اجازت سے اور ثانی الذکر کو سماعت سے خبر دی، وہ کہتے ہیں انہیں خبر دی حافظ ابوطاہر احمد بن محمد بن احمد السلفی نے، انہیں ابوالفتح سعد بن ابراہیم الصغار نے، انہیں علی بن القاسم المقریء نے اور انہیں ابوالحسین احمد بن فارس بن زکریا الرازی (مؤلف) نے خبر دی۔

3. کثیر مغربی علماء کے مسلسلات، فهارس اور برامج میں اس مختصر کتاب سیرت کی سنداً و متناً روایت کا ذکر ملتا ہے۔ علامہ القاسم بن یوسف بن محمد التجیبی البلنسی السبتی نے اپنے برمجہ میں اس کتاب کا نام " المختصر الموسوم برائع الدرر ورائق الزهر في أخبار خير البشر صلى الله عليه وسلم" درج کیا ہے اور اس کی روایت پر اپنی سند اس طرح سے نقل کی ہے: میں نے مکمل کتاب از اول تا آخر شیخ أبی عبداللہ محمد بن محمد بن عبداللہ الکتامی الضریر التلمسانی المعروف بابن الحضار، رحمہ اللہ تعالی پر پڑھی، انہوں نے متعدد مرتبہ قرآت، حفظ اور سماعت سے اسے القاضی الجلیل المحدث أبی مروان محمد ابن أبی عمر أحمد ابن أبی مروان عبدالملک اللخمی، ثم الباجی، رحمہ اللہ تعالی سے حاصل کیا، جنہوں نے دو فاضلین ابوالقاسم عبدالرحمان الحبیش اور ابوالقاسم عبدالرحمن

السھیلی سے سماعت کی، ان دونوں نے القاضی أبی بکر بن العربی الحافظ سے سماعت کی، انہوں نے نصر بن ابراہیم سے سماعت کی، انہوں نے ابی الفتح الرازی سے سماعت کی اور انہوں نے خود مؤلف ابی الحسین سے سماعت کی[18]۔

4. الصاحب ابی القاسم اسماعیل بن عباد نے اپنی مختصر کتاب "عنوان المعارف و ذکر الخلائف" میں ابن فارس کی کتاب سیرت سے مواد اخذ کیا ہے اور اس کا حوالہ بھی دیا ہے، تاہم بعض جگہوں پر اپنے استاد گرامی سے مختلف معلومات ذکر کی ہیں، جس کا تفصیلی متنی مطالعہ کسی اور مقالہ میں پیش کیا جائے گا، ان شاءاللہ تعالیٰ۔
5. قاضی ابن العربی مالکی نے جامع ترمذی کی اپنی شرح " عارضة الأحوذي بشرح صحيح الترمذي " میں غزوات النبی ﷺ کے باب میں ابن فارس کی کتاب پر اعتماد کیا ہے اور ان کی عبارتیں دی ہیں اور اس کا حوالہ دیا ہے۔ واضح ہو کہ علامہ ابن فارس کی کتاب کے راویوں میں ابن العربی مالکی کا نام آتا ہے، جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔
6. علامہ شمس الدین الذہبی نے تاریخ الاسلام کبیر میں الترجمہ النبویہ کے باب میں ابن فارس سے نقل کر کے اس کا حوالہ بھی دیا اور ابن فارس کا باب "سلاح النبيﷺ و دوابه و عدته" بعینہ پورا کا پورا نقل کیا اور ابن فارس تک اپنی سند ذکر کی[19]۔
7. محب الطبری نے خلاصہ سیر سید البشر میں ابن فارس سے اخذ کیا اور ان کی کتاب سیرت کی تواریخ کو اپنی مختصر جامع سیرت میں شامل کیا[20]۔

---

[18]- التجيبي ,القاسم بن يوسف بن محمد البلنسي السبتي، برنامج (تحقيق: عبد الحفيظ منصور)،(الدار العربية للكتاب، ليبيا ، تونس)، 1981، ص ١٣٥۔

al-Tijībī, Qāsim bin Yūsuf bin Muḥammad al-Balnusī al-Sabtī , *Barāmij*, (Ed: ʿAbd al-Ḥafīẓ Mansūr), (al-Dār al-ʿArabīyah lil-Kitāb, Lībyā & Tūnis), 1981CE, p. 135.

[19]- الذهبي ، أبو عبد الله محمد بن أحمد بن عثمان (ت ٧٤٨ ھ)، تاريخ الإسلام ووفيات المشاهير والأعلام (تحقيق : د بشار عوّاد معروف)،(دار الغرب الإسلامي ، بيروت)، ط: الأولى، ١٤٢٤ ھ- ٢٠٠٣ م، ج 1 ص 789

al-Dhahabī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad bin Aḥmad bin ʿUthmān (748 H), *Tārīkh al-Islām wa-Wafayāt al-Mashāhīr wa-al-Aʿlām* (Ed: D. Bāshār ʿAwwād Maʿrūf), (Dār al-Gharb al-Islāmī, Bayrūt), 1st Ed:1424 AH - 2003 CE, vol 1, p 789.

[20]- الطبري ،محب الدّين أحمد بن عبد اللّه بن محمّد بن أبي بكر بن إبراهيم (694 ھ)، خلاصة سير سيد البشر،(محقق: محمد بن انسان فرحات)، (دار المودة، مصر)، ط : الاولي، 2011 م۔

al-Ṭabarī, Muḥib al-Dīn Aḥmad bin ʿAbd Allāh bin Muḥammad bin Abī Bakr bin Ibrāhīm (694 AH), *Khulāṣat Sīr Sayyid al-Bashar*, (Ed: Muḥammad bin Insān Farḥāt), (Dār al-Mawaddah, Miṣr), 1st Ed: 2011 CE.

8. علامہ محمد بن یوسف الشامی نے اپنی کتاب سیرت سبل الهدى والرشاد میں علامہ ابن فارس کی مختصر کتاب سیرت سے نبی اکرم ﷺ کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے نکاح کے وقت جناب ابو طالب کا ادا کیا جانے والا خطبہ نقل کیا ہے، جس کا انہوں نے حوالہ بھی دیا ہے۔ لکھتے ہیں: وذكر أبو الحسين بن فارس وغيره رحمهم الله تعالى أن أبا طالب خطب يومئذ فقال الحمد لله الذي جعلنا من ذرية إبراهيم--- الخ[21]

9. علامہ قسطلانی نے المواهب اللدنيه میں متعدد مقامات پر ابن فارس کی مختصر سیرت سے استفادہ کیا ہے۔ مثلا معراج کے وقت کی تعیین میں ابن فارس کا حوالہ دیا ہے[22]، نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے حضرت قاسمؓ کی وفات کے حوالے سے ابن فارس کا یہ قول لکھا ہے کہ وہ بعثت سے قبل اتنی عمر کے ہو کر فوت ہوئے کہ وہ سواری پر سوار ہو لیتے تھے[23]۔ اس کے علاوہ علامہ قسطلانی نے ابن فارس کی دیگر کتب سے بھی حوالے دیے ہیں، جن میں کتاب اسماء النبی ﷺ کا حوالہ بھی شامل ہے[24]۔

10. امام حلبی نے بھی سیرت حلبیہ میں نبی اکرم ﷺ کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے نکاح کے وقت جناب ابو طالب کا خطبہ ابن فارس کے حوالے کے ساتھ درج کیا ہے[25]۔

---

[21]- الشامي ، محمد بن يوسف الصالحي (٩٤٢هـ)، سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد وذكر فضائله وأعلام نبوته وأفعاله وأحواله في المبدأ والمعاد(تحقيق :عادل أحمد عبد الموجود و علي محمد معوض)، (دار الكتب العلمية ،بيروت) ، ط: الأولى، ١٤١٤ هـ ، ج ٢ ص 165

al-Shāmī, Muḥammad bin Yūsuf al-Ṣāliḥī (942 H), *Subul al-Hudā wa-al-Rashād, fī Sīrat Khayr al-ʿIbād wa-Dhikr Faḍāʾilihi wa-Aʿlām Nubūwatihī wa-Afʿālihī wa-Aḥwālihī fī al-Mabdaʾ wa-al-Maʿād* (Ed: ʿĀdil Aḥmad ʿAbd al-Mawjūd wa ʿAlī Muḥammad Muʿawwaḍ), (Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Bayrūt), 1st Ed:1414 AH, vol 2, p 165.

[22]- القسطلاني، أحمد بن محمد بن أبي بكر شهاب الدين (ت ٩٢٣هـ)، المواهب اللدنية بالمنح المحمدية،(المكتبة التوفيقية، القاهرة)، ج١ ص 162

al-Qasṭallānī, Aḥmad bin Muḥammad bin Abī Bakr Shihāb al-Dīn (923 AH), *al-Mawāhib al-Laduniyah bi-al-Minaḥ al-Muḥammadiyah,* (al-Maktabah al-Tawfīqīyah, al-Qāhirah), vol 1, p 162.

[23]- ایضاً، ج ۱ ص ۴۷۹ — Ibid,vol1,p479

[24] ایضاً، ج ۲ ص ۱۳۹ — Ibid,vol 2,p139

[25]- الحلبي علي بن إبراهيم بن أحمد ،برهان الدين (ت ١٠٤٤هـ)، إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون ، (دار الكتب العلمية ، بيروت)، ط: الثانية ،١٤٢٧هـ، ج١ ص ٢٠١۔

al-Ḥalabī, ʿAlī bin Ibrāhīm bin Aḥmad, Burhān al-Dīn (1044 AH), *Insān al-ʿUyūn fī Sīrat al-Amīn al-Maʾmūn*, (Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Bayrūt), 2nd Ed: 1427 AH, vol 1, p 201.

11. ابن ناصر الدین الدمشقی نے جامع الآثار فی السیر ومولد المختار میں ابن فارس کی متعدد کتب کے حوالے دیے ہیں، جن میں اس مختصر کتاب سیرت کی عبارات کے حوالے بھی موجود ہیں۔ لکھتے ہیں: وذكر أبو الحسين بن فارس اللغوي: أن عمره ﷺ كان حينئذ (لما توفي جده)ثمان سنين وشهرين وعشرة أيام[26].

علماء کی کثیر تعداد نے علامہ ابن فارس کی دیگر کتب اور اس مختصر سیرت سے استفادہ کیا ہے اور ابن فارس کے حوالے دیے ہیں۔ان میں سے چند کا ذکر ہم نے بطور وضاحت اور ثبوت کے درج کیا ہے، کیونکہ اس مختصر مقالہ میں ان تمام حوالہ جات کا احصاء مقصود نہیں تھا۔ صرف اس سے کتاب کی اہمیت اور مابعد سیرت نگاری پر پڑنے والے اثرات کی طرف اشارہ کرنا مقصود تھا۔ علماء نے اس کتاب سیرت کی شروحات بھی لکھی ہیں اور اسے نظم بھی کیا ہے۔اس کی تین شروح اور ایک نظم کا مختصر تذکرہ ذیل کے صفحات میں کیا گیا ہے۔

کتاب کی شروحات:

علامہ ابن فارس کی کتاب سیرت کی تین شرحیں کی گئیں، جو اس کتاب کی مقبولیت کا پتہ دیتی ہیں۔ان میں سے دو شرحیں تاحال مخطوط ہیں، جبکہ ایک شرح زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ان کی تفصیل حسب ذیل ہے

1. اس کتاب کی پہلی شرح علامہ الحسن بن ابی القاسم بن بادیس القسنطینی(701- 787ھ) نے کی۔اس شرح کا نام فرائد الدرر و فوائد الفکر فی شرح مختصر السیرۃ لابن فارس ہے۔اس کا ایک نسخہ مخطوطات الازھر رواق المغاربۃ 1014 پر موجود ہے[27]۔ جبکہ ایک اور نسخہ خزانۃ جامع الزیتونۃ تونس میں رقم (1737) کے تحت

---

[26]- الدمشقی، محمد بن عبد الله ،ابن ناصر الدين ، جامع الآثار فی السير ومولد المختار(تحقيق: ابی يعقوب نشأت كمال)، (اداره العامه للاوقاف ، قطر)، ۲۰۱۰، ج ۳ ص ۳۸۵

al-Dimashqī, Muḥammad bin ʿAbd Allāh, Ibn Nāṣir al-Dīn, *Jāmiʿ al-Āthār fī al-Sīrah wa-Mawlid al-Mukhtār* (Ed: Abī Yaʿqūb Nashāʾat Kamāl), (Idārah al-ʿĀmmah lil-Awqāf, Qaṭar), 2010, vol 3, p 385.

[27]- المنجد، صلاح الدين ،معجم ما ألّف عن رسول اللّه(ﷺ)،(دار الكتب الجديد، بيروت)، ط: الأولى، 1402 هـ/ 1982 م، 122. و أنظر: معجم اعلام الجزائر 27

al-Munajjid, Ṣalāḥ al-Dīn, *Muʿjam Mā Allafa ʿan Rasūl Allāh* (ṣallā Allāhu ʿalayhi wa-sallam), (Dār al-Kutub al-Jadīd, Bayrūt),1st Ed:1402 AH/1982CE, p122.

موجود ہے[28]۔ تاریخ الجزائر سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شرح نامکمل رہ گئی[29]۔ اس کے جامعہ الازھر کے مخطوطہ کا مصور نسخہ مرکز البحث العلمي واحیاء التراث الاسلامی، مکہ مکرمہ میں بھی رقم (۲۴) کے تحت محفوظ کیا گیا ہے[30]۔

2. اس کتاب کی دوسری شرح مستعذب الإخبار بأطیب الأخبار کے عنوان سے أبو مدین بن أحمد بن محمد بن عبد القادر بن علي الفاسي (المتوفی: بعد 1132ھ) نے کی ہے، جس کا مخطوطہ معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية میں نمبر 2017 تاریخ پر محفوظ ہے اور یہ مطبوع بھی ہے[31]۔
3. اوجز السیر لخیر البشر کی ایک شرح محمد بن المدنی بن علی بن عبد اللہ کنون (1302ھ) نے بھی لکھی مگر یہ نامکمل رہ گئی[32]۔

---

[28]۔ الرفاعي، عبد الجبار، معجم ما كُتب عن الرسول و أهل البيت صلوات الله عليهم ،(وزارة فرهنك و ارشاد إسلامي، تهران)، 1371 (ج2 ص288 رقم 4701)

al-Rafāʿī, ʿAbd al-Jabbār, *Muʿjam Mā Kutiba ʿan al-Rasūl wa-Ahl al-Bayt Ṣalawāt Allāh ʿAlayhim*, (Wizārat al-Farhang wa-al-Irshād al-Islāmī, Tihrān), 1371,vol 2, p 288, no.4701

[29]۔ أبو القاسم سعد الله ،تاريخ الجزائر الثقافي، (دار الغرب الاسلامي، بيروت)، ط:الاولى، 1998م ، ج1 ص 62

Abū al-Qāsim Saʿd Allāh, *Tārīkh al-Jazāʾir al-Thaqāfī*, (Dār al-Gharb al-Islāmī, al-Bayrūt), 1st Ed:1998 CE, vol 1, p 62.

[30]۔ الحلو،عبد الفتاح محمد، خزانة التراث - فهرس مخطوطات، (مطبعة مركز الملك فيصل للبحوث و الدراسات الإسلامية، الرياض)، رقم 99678

al-Ḥilou, ʿAbd al-Fattāḥ Muḥammad, *Khizānat al-Turāth* - Fihrist Makhtūṭāt, (Maṭbaʿah Markaz al-Malik Fayṣal lil-Buḥūth wa-al-Dirāsāt al-Islāmīyah, al-Riyāḍ), no. 99678.

[31]۔ الفاسي ،محمد بن أحمد الفهري، مستعذب الأخبار بأطيب الأخيار (تحقيق: أحمد عبد الله باجور)، (دار الكتب العلمية، بيروت)، الطبعة الأولى: 1425/ 2004

al-Fāsī, Muḥammad bin Aḥmad al-Fehri, *Mustaʿīb al-Akhbār bi-Atīb al-Akhyār* (Ed: Aḥmad ʿAbd Allāh Bājūr), (Dār al-Kutub al-ʿIlmīyah, Bayrūt), 1st Ed: 1425/2004.

[32]۔ الكتاني ، محمد عَبْد الحَيّ بن عبد الكبير (ت ١٣٨٢هـ)، فهرس الفهارس والأثبات ومعجم المعاجم والمشيخات والمسلسلات (المحقق: إحسان عباس)،(دار الغرب الإسلامي ، بيروت)، ط:2، 1982 ، ج1 ص 498

al-Kattānī, Muḥammad ʿAbd al-Ḥayy bin ʿAbd al-Kabīr (1382 AH), *Fihrist al-Fahāris wa-al-Athbāt wa-Muʿjam al-Maʿājim wa-al-Mashyakhat wa-al-Masalsalāt* (Ed: Iḥsān ʿAbbās), (Dār al-Gharb al-Islāmī, Bayrūt), 2nd Ed: 1982, vol 1, p 498.

منظومہ سیرت:

علامہ ابی محمد عبد السلام بن الطیب القادری الحسنی الفاسی (1110ھ) نے اس کتاب کو نظم کیا۔ علامہ ابن فارس کی مختصر کتاب سیرت کی مذکورہ نظم ایک سو اکیس (121) اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کا ایک مخطوطہ مؤسسة الملک عبد العزیز آل سعود بالدار البیضاء، میں رقم: (315 /12) کے تحت موجود ہے۔ خزانہ الحسینیہ الرباط میں اس کے تین نسخہ جات ارقام (۱۳۹۳۸، ۱۱۷۴۴ اور ۱۴۰۸۲) کے تحت موجود ہیں۔ ایک نسخہ خزانہ تطوان میں رقم (٦٥٩) کے تحت موجود ہے۔ ایک نسخہ مکتبہ الشیخ بوی احمد میں موجود ہونے کی اطلاع بھی ہے۔ مقالہ نگار اس نظم کے اشعار کا متن مع ترجمہ ایک الگ مضمون میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ۔

کتاب کے تراجم

اُوجز السیر لخیر البشر کا اردو ترجمہ پشاور سے حال ہی میں شائع ہوا ہے، تاہم کسی اور زبان میں اس کتاب کے ترجمہ کے بارے میں مقالہ نگار لاعلم ہے۔

متن کتاب

علامہ ابن فارس کی مطبوعہ مختصر کتاب سیرت ایک مقدمہ اور پچیس (۲۵) فصول پر مشتمل ہے، جس کے عناوین محقق اور نساخ حضرات کے قائم کردہ ہیں۔ جن کی تفصیل ذیل کے صفحات میں پیش کی جا رہی ہے۔

مقدمہ مؤلف

علامہ ابن فارس اپنے مقدمہ میں لکھتے ہیں کہ یہ وہ ذکر ہے جس کا حفظ ایک مسلمان کا فرض ہے اور اہل دین پر رسول اللہ ﷺ کے نسب،، ولادت، نشو نما، بعثت، مغازی میں آپ ﷺ کے احوال، آپ کی اولادوں اور ازواج کے اسمائے گرامی اور ان کی زندگی کی معرفت حاصل کرنا واجب ہے، کیونکہ اس کے جاننے ولے کا مرتبہ اس کے جاہل سے بلند ہے۔ اور علم سینے کو حلاوت دیتا ہے۔ کتاب اللہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کی خبر ہی وہ سب سے بہتر ذکر ہے، جس سے خیر کی مجلسیں آباد ہوتی ہیں، اور ہم نے اپنی اس مختصر میں ان اخبار کو ثبت کیا ہے۔

کتاب کے موضوعات/عنوانات

علامہ ابن فارس نے اپنی کتاب میں سیرت کے درج ذیل موضوعات کا مختصر احاطہ کیا ہے:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جناب عدنان تک نسب، آپ کی ولادت، والدین کی تزویج، والد گرامی کی وفات، رضاعت حلیمہ، والدہ محترمہ کی وفات، دادا محترم کی کفالت اور وفات، جناب ابو طالب کی کفالت، 12 سال کی عمر میں شام کا

سفر اور تیماء میں یہودی راہب بحیرہ سے ملاقات، حضرت خدیجہؓ سے شادی اور 15 سالہ رفاقت قبل نبوت، حضرت خدیجہؓ کی وفات کا ذکر، حضرت خدیجہ سے رسول اللہ ﷺ کے چھ اولادوں اور حضرت ماریہؓ سے ایک صاحبزادے کا ذکر، آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کا ذکر، چچاؤں اور پھوپھیوں کا ذکر، خاندان نبوت میں عواتک اور فواطم کا ذکر، آپ ﷺ کے موالیؓ، آزاد خدامؓ، کعبہ کی تعمیر اور حجر اسود کے قضیہ میں آپ ﷺ کا فیصلہ، چالیس سال کی عمر میں بعثت، تبلیغ، قریش کی مخالفت اور شعب ابی طالب کی محصوری کے بعد حضرت خدیجہؓ اور جناب ابوطالب کی وفات۔ جنات کا ایمان لانا، بیت المقدس کی طرف معراج، ہجرت، مواخات، رسول اللہ ﷺ کے 23 غزوات کا ذکر اور تاریخیں، حجۃ الوداع، رسول اللہ ﷺ کی وفات، آپ ﷺ کے نجیب رفقاؓ، ضارب الاعناقؓ، پہرہ دارؓ، اسلحہ، سواریاں اور جانور، آپ ﷺ کا لباس اور متفرقات۔

کتاب میں مؤلف کا منہج:

مؤلف گرامی نے کتاب کی ابتدا میں کتاب کی وجہ تالیف اور اپنے مختصر منہج کا ذکر کیا ہے، جس کا ذکر ہم مقدمہ مؤلف میں کر چکے ہیں۔ تاہم کتاب کے مطالعہ کے دوران مندرجہ ذیل اہم نکات سامنے آئے ہیں:

عنوانات

علامہ ابن فارس نے کتاب کو فصول وابواب میں تقسیم نہیں کیا، بلکہ قدیم مصنفین کے عمومی طرز تحریر کی طرح اسے جاری نثری عبارت کی صورت میں لکھا ہے۔ وہ عبارت کی سطر کے اندر ہی لکھتے ہیں، فاما ولده منها فستة -----اما نساؤه ----- واما مواليه فزيد بن حارثة و بركة ----- و من النساء ام ايمن ------- یعنی اس طرح سے عنوان کو تسلسل عبارت میں ذکر کر کے آگے اس عنوان کی مختصر تفصیل دیتے ہیں۔ کتاب کے موجودہ عنوانات متعدد مخطوطات میں نساخین اور کاتبین نے حاشیہ کتاب پر اور موجودہ طباعت کے محقق نے موضوع کے سرنامہ پر قائم کیے ہیں۔

ترتیب مضامین

مکی دور میں انہوں نے موضوعاتی ترتیب اختیار کی ہے جس میں اندرونی طور پر زمانی ترتیب کا خیال رکھا ہے، لیکن آپ ﷺ کی شادی کے ذکر کے فوراً بعد اس ترتیب کو ترک کر کے متعلقات سیرت کی بہت سی فصول، جن میں ازواج مطہراتؓ، آپ کے چچاؤں اور پھوپھیوں، موالی اور خدام کا ذکر کرنے کے بعد پھر اس ترتیب کی طرف لوٹے اور کعبہ کی تعمیر، بعثت کا ذکر کیا۔ اور پھر اسی ترتیب کو آگے ہجرت تک لے گئے۔ ہجرت کے فوراً بعد انہوں نے تین واقعات مواخات، حضرت عائشہؓ کی رخصتی اور حضرت فاطمہؓ سے حضرت علیؓ کے نکاح کو زمانی ترتیب سے ہجرت

سے مہینوں کے فرق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اس کے بعد پھر موضوعی ترتیب اختیار کرلی اور مغازی النبویہ کے نام سے فصل قائم کر کے غزوات کا ذکر کیا، جس میں اندرونی طور پر ترتیب زمانی کو قائم رکھا، ماسوائے ان کا غزوات کے جن کو ہم نے تفردات کے عنوان کے تحت بیان کیا ہے۔ اس کے بعد کتاب کے آخر تک انہوں نے موضوعاتی ترتیب کو ہی اختیار کیے رکھا۔

توقیت سیرت

ابن فارس نے واقعات کے زمانے کی تعین کے لیے بہت باریک بینی سے تاریخوں کا تعین کیا ہے اور اکثر و بیشتر سال مہینے اور دنوں کا بھی ذکر کیا ہے جس کے ماخذ کا ابھی تک علم نہیں لیکن یہ دلچسپ تاریخی بعد کے سیرت نگاروں نے بھی اختیار کی ہے۔ ابن فارس نے مکی دور میں ہجرت سے قبل کے واقعات کی توقیت کے لیے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کو بنیاد بنایا ہے اور ہر اہم واقعہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک سال مہینوں اور دن کی تحدید کے ساتھ بیان کی ہے۔ ہجرت کے بعد واقعات کی توقیت کے لیے یا تو ہجرت کو بنیاد بنایا ہے یا کچھ واقعات میں اس واقعہ سے قبل وقوع پذیر ہونے والے اہم غزوہ مہینوں اور دنوں کے فرق کے ساتھ وقت کا تعین کیا ہے۔ کچھ واقعات ایسے بھی ہیں جن میں وقت کا تعین اور تحدید نہیں کی۔ اور صرف تین غزوات ایسے ہی جن میں دن اور مہینے ذکر نہیں کیے، بلکہ صرف سال بتایا ہے۔ ذیل میں ابن فارس کی توقیت واقعات سیرت کو ایک چارٹ کی صورت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔

عنوانات	وقت کا تعین	ریماکس
ولادت رسول اللہ ﷺ	عام الفیل آٹھ ربیع الاول پیر کا دن	
والدہ ماجدہ کے پاس واپسی	جب چلنے اور دوڑنے لگے	
والدہ ماجدہ کی وفات	چھ سال کی عمر میں	
دادا محترم جناب عبد المطلب کی وفات	آٹھ سال دو ماہ دس دن	تحدید دقیق
شام کا پہلا سفر	بارہ سال دو ماہ دس دن	تحدید دقیق
حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے	25 سال دو ماہ دس دن	تحدید دقیق

شادی		
نبوت سے قبل حضرت خدیجہؓ کی رفاقت	15سال	
تعمیر کعبہ پر عمر	35سال	
بعثت شریف پر عمر مبارک	چالیس سال ایک دن	تحدید دقیق
شعب ابی طالب سے خروج کے وقت عمر	49سال	
جناب ابو طالب کی وفات پر عمر	49سال آٹھ ماہ گیارہ دن	تحدید دقیق
حضرت خدیجہؓ کی وفات پر عمر	ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد یعنی 49سال آٹھ ماہ 14دن	تحدید دقیق
نصیبین کے جنوں کا اسلام	پچاس سال تین ماہ	تحدید دقیق
معراج	51سال 9ماہ	تحدید دقیق
مدینہ منورہ کی طرف ہجرت	53سال	
ہجرت کی تاریخ	آٹھ ربیع الاول پیر کا دن	
مواخات کا قیام	ہجرت کے آٹھ ماہ بعد	یہاں تک رسول اللہ ﷺ کی عمر کے حساب سے زمانے تحدید کی ہے، آگے ہجرت سے شروع کر دی ہے۔
حضرت عائشہؓ کی رخصتی	ہجرت کے 9ماہ دس دن بعد	ہجرت

حضرت فاطمہؓ کی حضرت علیؓ سے شادی	ہجرت کے ایک سال ایک ماہ 22 دن بعد	ہجرت
غزوہ ودان۔الابواء	ہجرت کے ایک سال دو ماہ دس دن بعد	ہجرت
امیہ بن خلف کے قافلے کے لئے غزوہ	ہجرت کے ایک سال تین ماہ 13 دن بعد	ہجرت
کرز بن جابر فہری کا مدینہ کی چراگاہ پر حملہ	امیہ بن خلف کے قافلے کے بیس دن بعد	ترتیب مختلف۔غزوہ ما قبل
غزوہ بدر	ہجرت کے ایک سال آٹھ ماہ سترہ دن بعد[33] 17 رمضان المبارک	
غزوہ بنی قینقاع	وقت کی تحدید نہیں کی	
غزوہ السویق	وقت کی تحدید نہیں کی	
غزوہ بنی سلیم۔کدر	وقت کی تحدید نہیں کی	
غزوہ ذی امر،غطفان،انمار	وقت کی تحدید نہیں کی	
غزوہ احد	ہجرت کے تیسرے سال میں	ہجرت
غزوہ بنی النضیر	ہجرت کے دو سال 9 ماہ دس دن بعد	ہجرت

---

[33]۔یہ دراصل ہجرت کے سال کی یکم محرم الحرام سے حساب لگا رہے ہیں۔

غزوہ ذات الرقاع	اس کے دو ماہ بیس دن بعد	غزوہ ما قبل
غزوہ دومۃ الجندل	اس کے دو ماہ چار دن بعد	غزوہ ما قبل
غزوہ بنی المصطلق	اس کے پانچ ماہ تین دن بعد	غزوہ ما قبل
غزوہ خندق	ہجرت کے چار سال دس ماہ پانچ دن بعد	ہجرت
غزوہ بنی قریظہ	اس کے 16 دن بعد	غزوہ ما قبل
غزوہ بنی لحیان	اس کے تین مہینے بعد	غزوہ ما قبل
غزوہ الغابہ	۶ ہجری میں	ہجرت
عمرہ حدیبیہ	۶ ہجری میں	ہجرت
غزوہ خیبر	ہجرت کے 6 سال تین ماہ 21 دن بعد	ہجرت
عمرۃ القضاء	اس کے چھ ماہ دس دن بعد	غزوہ ما قبل
فتح مکہ	ہجرت کے سات سال آٹھ ماہ گیارہ دن بعد	ہجرت
غزوہ حنین	اس کے ایک دن بعد	غزوہ ما قبل
غزوہ طائف	اسی سال	ہجرت
غزوہ تبوک	ہجرت کے آٹھ سال چھ ماہ پانچ دن بعد	ہجرت
حجۃ الوداع	ہجرت کے نو سال گیارہ ماہ دس دن بعد	ہجرت

وصال اطہر	ہجرت کے دس سال دو ماہ بعد	ہجرت
وصال مبارک کے وقت عمر شریف	۶۳ سال	

قرآنی سیرت نگاری

علامہ ابن فارس نے قرآن حکیم اور سیرت کے تعلق پر اگرچہ بہت کم مواد فراہم کیا ہے اور اس طرح کے شدید مختصر میں قرآن حکیم کی آیات کو شامل کرنا ممکن بھی نہیں ہوتا، تاہم انہوں نے درج ذیل تین مقامات پر قرآن اور سیرت کے تعلق کی طرف اشارہ کیا ہے۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر 123 [34](بدر کی فتح پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان یاد دلانا)

سورۃ مائدہ آیت نمبر 67 [35](جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حارس/پہرہ دار ترک کر دیئے)

سورۃ توبہ [36](حج ابو بکرؓ پر حضرت علیؓ کا سورہ توبہ کی تلاوت و ابلاغ کرنا)

سلسلہ سند

علامہ ابن فارس نے ایک مقام پر اپنے سلسلہ سند کا ذکر کیا ہے اور جناب عبد المطلب کے دس بیٹے ہونے کی خبر دی ہے [37]۔ دوسری روایت حضرت زید بن ارقمؓ کی غزوات کی کل تعداد کے متعلق درج کی ہے [38]۔

عواتک و فواطم کا ذکر

علامہ ابن فارس نے اپنی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی رشتہ قرابت میں آنے والی عاتکہ اور فاطمہ نامی خواتین کا ذکر کیا ہے۔

---

[34]۔ ابن فارس، أوجز السير لخير البشر (تحقيق: محمد محمود حمدان)، صفحه نمبر 59

Abū al-Ḥusayn, Aḥmad bin Fāris, *Awjaz al-Sīr li-Khayr al-Bashar* (Taḥqīq: Muḥammad Maḥmūd Ḥamdān), p.59.

[35]۔ ایضاً، ص 88 — Ibid p.88

[36]۔ ایضاً، ص 70 — Ibid p.70

[37]. ایضاً، ص 34 — Ibid p.34

[38]۔ ایضاً، ص 73 — Ibid p.73

تفردات

علامہ ابن فارس کی مختصر سیرت میں اپنے حجم کے اعتبار سے تفردات کی کافی ساری تعداد موجود ہے، جو انہیں دوسرے سیرت نگاروں سے ممتاز کرتی ہے۔ ان میں کچھ تفردات معمولی نوعیت کے ہیں اور کچھ اہمیت کے حامل ہیں۔ ذیل میں ان کے تفردات کی تفصیل پیش ہے:

أ. ابن فارس کا سب سے اہم تفرد ان کے واقعات کی تاریخ متعین کرنے کا طریقہ ہے۔ وہ سال، دن اور مہینے کے حساب سے سیرت کے واقعات کی تاریخ متعین کرتے ہیں۔ یہ طرز تعیین واخذ تواریخ، خاص طور پر رسول اللہ ﷺ کی مکی زندگی اور قبل نبوت کی زندگی میں کافی حد تک عدم ثبوت کا اشارہ کرتا اور عجیب دکھائی دیتا ہے۔ تاہم علامہ کا یہی تفرد سیرت نگاروں کے نزدیک معروف ہوا اور ان کے بعد کے اکثر سیرت نگاروں نے ان تاریخوں کو اختیار کیا اور انہیں اپنی کتب میں بغیر ثبوت کے جگہ دی ہے۔ مقالہ نگار ان تاریخوں کے مآخذ پر تحقیق کر رہا ہے، تاہم ابھی تک قابل قدر نتائج تک رسائی نہیں ہوئی ہے۔

ب. ابن فارس نے واقعات کی ترتیب میں ایک تبدیلی یہ بھی کی ہے کہ غزوہ ذات الرقاع اور غزوہ دومۃ الجندل کو غزوہ خندق سے پہلے لے آئے ہیں۔ اسی طرح غزوہ بنی مصطلق کو بھی غزوہ خندق سے پہلے ذکر کیا ہے۔ جمہور نے جو ترتیب غزوات کی اختیار کی ہے، یہ ترتیب اس کے خلاف ہے۔

ج. علامہ ابن فارس نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادیوں میں حضرت فاطمہؓ کو سب سے بڑا ہونا بیان کیا ہے جو کسی بھی اور سیرت نگار کے نزدیک درست نہیں ہے۔

د. ابن فارس نے حضرت عثمانؓ سے حضرت ام کلثومؓ کی شادی کا ذکر پہلے کیا اور ان کے بعد حضرت رقیہؓ کی شادی کا ذکر کیا ہے، حالانکہ حضرت رقیہؓ سے حضرت عثمانؓ کی شادی پہلے ہوئی تھی اور ان کی وفات کے بعد حضرت ام کلثومؓ سے ان کی شادی ہوئی۔ یہ ترتیب بھی اصولی اور صحیح ترتیب کے خلاف ہے۔ ممکن ہے یہ سہواً ہوا ہو۔

ہ. مختصر نگاروں کے یہاں عام طور پر ازواج مطہراتؓ کے ذکر کی جو ترتیب اختیار کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ جس زمانی ترتیب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔ یہ ترتیب مختصرات میں شیخ شرف الدین دمیاطیؒ اور ان کے استاد امام منذریؒ نے اختیار کی ہے اور اکثر مختصر نگاروں نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ ابن فارس نے حضرت زینب بنت خزیمہؓ کے بعد چھٹے نمبر پر حضرت ام حبیبہؓ کا ذکر کیا ہے، حالانکہ ان کا ذکر نویں نمبر پر حضرت جویریہؓ کے بعد اور حضرت صفیہؓ سے قبل آنا چاہیے تھا۔

و. مختصر نگاروں کے نزدیک ایک فصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نجباء صحابہ کرامؓ کی قائم کی جاتی ہے۔ ابن فارس نے اس فصل میں 14 صحابہ کرامؓ کا ذکر کیا ہے، جن میں حضرت عثمانؓ کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ ان کے علاوہ جتنے سیرت نگاروں نے یہ فصل قائم کی ہے، وہ حضرت عثمان غنیؓ کے ذکر خیر سے صرف نظر نہیں کر سکے۔

ز. عام سیرت نگاروں نے بحیرا راہب کو ایک عیسائی فرقے کا پیرو بتایا ہے، اور رسول اللہ ﷺ سے اس کے ملنے کا مقام بصریٰ شام بتایا ہے۔ علامہ ابن فارس نے تیماء کے مقام پر ایک یہودی راہب بحیرا سے ملنے کا ذکر کیا ہے، جو مقام اور قوم کے لحاظ سے علامہ کا تفرد ہے۔ بصریٰ (شام) اور تیماء (سعودی عرب) کا فاصلہ گوگل میپ سے آج بھی ۸۳۰ کلومیٹر دیکھا جاسکتا ہے۔ بصریٰ میں بحیرا راہب کا دیر آج بھی موجود ہے اور تمام تاریخی وجغرافیائی معلومات اسے نصرانی راہب ظاہر کر رہی ہیں۔

ح. مؤلف گرامی نے رسول اللہ ﷺ کے ۲۳ غزوات کا ذکر کیا ہے، چار غزوات کا ذکر کرنا رہ گیا ہے۔ ان میں غزوہ ذوالعشیرۃ، غزوہ بنی سلیم بحران میں، غزوہ حمراء الاسد اور غزوہ بدر الموعد شامل ہیں۔ تاہم مؤلف نے حضرت زید بن ارقمؓ کی روایت اپنی سند کے ساتھ ذکر کر کے غزوات کی کل تعداد انیس (۱۹) بتائی ہے۔

شدید اختصار

علامہ ابن فارس نے اپنی کتاب کو نہایت مختصر لکھا ہے اور اختصار اتنا شدید ہے کہ واقعات سیرت کو سمجھنا مشکل ہے۔ کتاب میں صرف واقعات اور افراد کے نام بتا کر اس کی تاریخ بتادی گئی ہے۔ مکی اور مدنی زندگی کے کافی اہم واقعات کا ذکر بھی نہیں کیا۔ مثلاً حبشہ کی ہجرت، طائف کا سفر، مواسم میں قبائل عرب کو تبلیغ، انصار کا قبول اسلام اور عقبہ کی دونوں بیعتیں جیسے انتہائی اہم واقعات ہیں جن کو علامہ ابن فارس نے بالکل ذکر نہیں کیا۔

خلاصہ کلام:

مختصر نگاری کے رجحان میں آزاد رسالہ سیرت کے طور پر علامہ ابن فارس کی کتاب سب سے پہلی مختصر کتاب ہے۔ اگرچہ اس سے قبل علامہ یعقوبی مختصر نگاری کے اکثر موضوعات کو اپنی تاریخ کے باب سیرت میں شامل کر چکے ہیں۔ تاہم ایک آزاد رسالہ سیرت کے طور پر علامہ ابن فارس کی کتاب اس رجحان میں پہلی کتاب ہے۔ شدید اختصار اور واقعات کی تفصیل نہ ہونے کے باوجود بھی اس کی اپنی اہمیت ہے کہ علامہ ابن فارس نے سیرت کی بنیادی معلومات، جن میں واقعات اور افراد کے نام اور اس سے جڑی ہوئی تاریخیں شامل ہیں، چند صفحات میں پیش کر دی ہیں۔ یہ حفظ کے لئے اور فوری حوالہ دینے کے لیے اہم ہیں۔ اسی ترتیب کو پیش نظر رکھتے ہوئے بعد کے مختصر نگاروں نے

سیرت پر جامع مختصرات پیش کیے ہیں اور اکثر بیشتر نے علامہ ابن فارس کی تاریخوں سے استفادہ کیا ہے۔اس کتاب کی مقبولیت کے پیش نظر اس کی شروح لکھی گئیں اور اسے نظم بھی کیا گیا۔

سفارشات:

اس کتاب کی شروح اور نظم کا متنی مطالعہ اور اس کتاب سے تقابل کیا جانا چاہیے ،تاکہ اس کتاب کی معلومات کو جامع انداز میں دیکھا جاسکے۔

اس کتاب کی معلومات کے مصادر اور مآخذ کا جائزہ لیا جانا علم سیرت کے ارتقا کے مطالعہ میں مفید ہو گا۔

اس کتاب سے علما کے اعتنا کا جامع اور بھرپور جائزہ لیا جانا،اس کتاب کی قدر و قیمت متعین کرنے میں معاون ہو گا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License